Al-Milal: Journal of Religion and Thought (AMJRT)

Volume 2, Issue 2
ISSN (Print): 2663-4392
ISSN (Electronic): 2706-6436
ISSN (CD-ROM): 2708-132X
Issue: http://al-milal.org/journal/index.php/almilal/issue/view/5
URL: http://al-milal.org/journal/index.php/almilal/article/view/79
Article DOI: https://doi.org/10.46600/almilal.v2i2.79

AMJRT
Muhmmad Suleman Nasir

Title Rights of Non-Muslim and Sanctity of Human Life: In the Light of the Era of Prophet (S.A.W) and the Righteous Caliphate Periods

Author (s): Muhmmad Suleman Nasir

Received on: 25 April, 2020
Accepted on: 14 November, 20
Published on: 25 December, 2020

Citation: Nasir, Muhmmad Suleman, "Rights of Non-Muslim and Sanctity of Human Life: In the Light of the Era of Prophet (S.A.W) and the Righteous Caliphate Periods," *Al-Milal: Journal of Religion and Thought* 2 no. 2 (2020): 288-311.

Publisher: Pakistan Society of Religions

ACADEMIA
ERIHPLUS
INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL
EuroPub
Google Scholar
IRI
Crossref
Click here for more

AMJRT 2:2 (2020) pp. 288-311 ISSN: 2663-4392

غیر مسلموں کے حقوق اور انسانی جان کی حرمت: عہدِ نبوی ﷺ وخلفائے راشدین کی روشنی میں

Rights of Non-Muslim and Sanctity of Human Life: In the Light of the Era of Prophet (S.A.W) and the Righteous Caliphate Periods

محمد سلیمان ناصر *

Abstract

Islam guarantees the protection of life, property, honour, and dignity of all the members of society, regardless of their religion, colour, race or ethnicity. Sanctity of human life is the fundamental issue and Islam emphasized on it the most. Holy Quran declared the murder of a single person as the killing of all humanity. Islam always secured the rights of non-Muslims. Protecting the lives, dignity and property of non-Muslim living in an Islamic state is a duty of a Muslims in general and the Islamic State in particular. The manner in which the rights of non-Muslims were protected in the era of the Prophet (S.A.W) and the era of the Rightly Guided Caliphs is unprecedented. The Prophet (S.A.W) gave this protection constitutional and legal status through his teachings and practice. Our Holy Prophet Muhammad (S.A.W) declared that "The one who killed any Dhmmī would not get the fragrance of Paradise though its fragrance can be sensed at a distance of forty years journey". In the era of the righteous caliphs, the rights of non-Muslims were also safeguarded. This article is a description of the rights of non-Muslims with reference to the sanctity of human life in Islam. It also throws light on the unique teachings of Islam regarding the fundamental rights of minorities in the period of the Prophet and the Rightly Guided Caliphs. A descriptive and analytical research methodology will be used in this research to obtain results and recommendations. The expected results and recommendations of the study will guide the Muslims and non-Muslims to harmonize the social set up around the globe.

Keywords: sanctity of human life, rights of non-Muslims, Caliphate, Islam

* پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اسلامی علوم وعربی, گومل یونیورسٹی،پاکستان؛ فیلو ،کالج آف ریلیجس اسٹڈیز ماہیڈول یونیورسٹی،تھائی لینڈ،
-msuln2222@gmail.com

تعارف

اسلام امن و سلامتی کا دین ہے اور تمام انسانوں کی عزت و توقیر کا داعی ہے۔ معاشرے میں سب سے اہم اور قیمتی شے انسان کی ذات ہے کیونکہ اس کی فلاح اور مفاد کے لئے ہی معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ اسلام نے انسان کو اشرف المخلوقات قرار دے کر نہ صرف خلیفۃ فی الارض کا منصب مرحمت کیا بلکہ اسے عزت و شرف سے بھی نوازااور اسے بہترین صورت عطا کی۔ اللہ تعالیٰ قران مجید میں فرماتے ہیں:

"لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ"۔[1]

"یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا۔"

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین خلقت پر پیدا فرمایا ہے اور اس کی جبلت، فطرت اور جسمانی شکل وصورت کو دوسری مخلوقات کی بانسبت حسین بنایا ہے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو علم بھی عطا کیا ہے جو اِسے دوسری مخلوقات سے ممتاز بناتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا"[2]

"یقیناً ہم نے اولاد آدم کو بڑی عزت دی اور انہیں خشکی اور تری کی سواریاں دیں اور انہیں پاکیزہ چیزوں کی روزیاں دیں اور اپنی بہت سی مخلوق پر انہیں فضیلت عطا فرمائی۔"

انسان کو اللہ تعالیٰ نے عقل و شعور، حسن صورت اور معتدل مزاجی جیسی خصوصیات سے نوازا ہے۔ یہ ایسی خصوصیات ہیں جو دوسرے جانداروں میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات میں جو جاندار و بے جان پیدا کیے ہیں، اُن سے انسان اپنا فائدہ حاصل کر رہا ہے جو اس کی فضیلت پر دال ہے۔ اسلام نے انسان کو یہ بزرگی اور فوقیت عطا کرنے کے ساتھ اس کی جان کی حرمت بھی قائم کر دی اور ایک انسان کے قتل کو پوری انسانیت کے قتل سے تعبیر کیا۔ انسانی جان کی عزت و حرمت پر اسلامی تعلیمات میں اس قدر زور دیا گیا کہ اسلام نے جن لوگوں کا قتل حرام قرار دیا ہے، ان میں تمام انسان شامل ہیں۔ اسلام نے

---

[1] القرآن 4:95

Al-Quran 95:4

[2] القرآن 70:17

Al-Quran 17:70

انتہائی موئثر تعلیمات کے ذریعے عملاً انسان کے تمدنی حقوق کو تحفظ فراہم کیا ہے اور اس سلسلہ میں اس نے مسلم، غیر مسلم، ملکی اور غیر ملکی کو برابری کی سطح پر رکھا ہے۔

اسلامی تعلیمات کی رو سے ہر انسانی جان کی حرمت لازم ہے۔ مسلمانوں کو واضح حکم دیا گیا ہے کہ کسی قوم، گروہ یا ملک کی دشمنی میں بھی مسلمانوں کو عدل ترک کرنے اور ظلم اختیار کرنے کی اجازت نہیں ہے بلکہ اسلام نے اُن غیر مسلموں سے اچھا سلوک کرنے کی ہدایت کی ہے، جو مسلمانوں سے عداوات نہیں رکھتے۔

سابقہ تحقیقات کا جائزہ

اسلامی تاریخ میں انسانی جان کی حرمت ایک اہم موضوع رہا ہے۔ قرآن مجید، تفاسیر، کتب آحادیث، شروح آحادیث اور فقہ کی کتابوں میں اس موضوع پر بحث کی گئی ہے۔ حضور ﷺ اور آپؐ کے بعد کے اَدوار میں فتوحات کے بعد غیر مسلموں کے حقوق کو بڑی اہمیت دی گئی۔ اس سلسلے میں حجۃ الوداع، بنیادی انسانی حقوق کے چارٹر کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس میں پہلا حق انسانی جان کی حرمت کا ہے۔ مختلف مفکرین نے بنیادی انسانی حقوق کا ذکر کیا ہے۔ محمد الغزالی[3] نے ان حقوق کی تعداد بارہ (۱۲) بیان کی ہے۔[4] مولانا ابو اعلیٰ مودودی نے بنیادی انسانی حقوق کی تعداد اکیس (۲۱)[5] اور ڈاکٹر محمد طاہر القادری

---

[3] محمد الغزالی **حقوق الإنسان بين تعاليم الإسلام وإعلان الأمم المتحدة** اور 80 دیگر کتب کے مصنف ہیں محمد الغزالی (ستمبر 22، 1917ء-9 مارچ 1996ء) ایک مصری اسلامی اسکالر اور مفکر ہے جسے جدید عہد میں اسلامی فکر کے حامیوں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے مذہب میں اسے "ابو الیلا میڈی کہا جاتا ہے اسلامی دنیا میں حکمران حکومتوں پر الغزالی کی تنقید، اس کے لئے بہت ساری پریشانیوں کا باعث بنا.

Muhammad Al-Ghazalī is the author of, *Haqūq ul Insān bain al taleem alIslām wa Ailān Alamūm al Mutahida and 80 other books.* Muhammad al-Ghazali *(September 22, 1917 - March 9, 1996)* is an Egyptian Islamic scholar and thinker, considered one of the proponents of Islamic thought in modern times, he is called "Abu Alila Madī." Al-Ghazali's criticism of the ruling governments in the Islamic world has caused him a lot of trouble. https://www.noor-book.com, accessed on 3 August 2020.

[4] محمد الغزالی، **حقوق الإنسان بين تعاليم الإسلام وإعلان الأمم المتحدة**، (قاہرہ: دار نھضۃ، 1987ء)، 210-211۔

Muhammad Al-Ghazalī, *Haqūq ul Insān bain al taleem alIslām wa Ailān Alamūm al Mutahida*,(Cairo: Dār Nahdhta, 1987), 210-11

[5] ابو اعلیٰ مودودی، **اسلامی ریاست** (لاہور: اسلامک پبلیکیشنز: 2000ء)، 592۔

Abu’l ‘Ala ,Maudūdī, *Islamī Riāsat* ,(Lahore: Islamic publications, 2000), 592

نے ان کی تعداد ستائیس (۲۷) بیان کی ہے۔[6] جبکہ آفاق اسلامی ڈیکلریشن میں ان حقوق کی تعداد تئیس (۲۳) بیان ہوئی ہے۔ یہ ڈیکلریشن ۱۹ ستمبر ۱۹۸۱ء کو پیرس سے جاری کیا گیا۔[7] اس طرح اقوام متحدہ کا حقوق انسانی کا ڈیکلریشن(The Universal Declaration of Human Rights) ۱۰ دسمبر، ۱۹۴۸ء کو اقوام عالم کے جنرل اسمبلی سے منظور ہوا۔ اس اعلانیہ میں انسانی حقوق سے متعلق تیس (۳۰) دفعات شامل ہیں۔[8]

عصر حاضر میں اسلام میں انسانی حقوق کے بارے میں متفرق کتب شائع ہو چکی ہیں۔ ان میں صلاح الدین شہید کی تصنیف "بنیادی حقوق" اور ڈاکٹر طاہر القادری کی کتاب "خون مسلم کی حرمت" قابل ذکر ہیں۔ ان تصانیف میں حقوق و فرائض کے علاوہ انسان کے بنیادی حق انسانی جان کی حرمت کے بارے میں بھی مواد شامل ہے۔ اس طرح ابو اعلیٰ مودودی کی ،"اسلامی ریاست میں اہل ذمہ کے حقوق" اور علامہ طاہر القادری کی، "اسلام میں اقلیتوں کے حقوق" میں اقلیتوں کے حقوق کی مختلف جہات کا احاطہ کیا گیاہے۔ تحقیقی مقالاجات میں بھی غیر مسلموں کے حقوق کو مختلف انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً "اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے حقوق"، از عبد الراؤف ظفر و میمونہ تبسم میں بتایا گیاہے کہ اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کو جو حقوق حاصل ہوتے ہیں ان میں جان، مال اور عزت کی حفاظت، معاشی حقوق کا تحفظ، شخصی معاملات اور مذہبی آزادی قابل ذکر ہیں۔ محمد منشاء اور ڈاکٹر محمد غوری کے تحریر کردہ مقالے "اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کا حقِ عبادت، ایک جائزہ"[9]، میں ان کے حقِ عبادت کا فقہی احکامات کے حوالے سے جائزہ لیا گیا ہے کہ اسلامی ریاست میں وہ اپنے مذہب کے مطابق اپنے فرائض عبودیت سرانجام دے سکتے ہیں۔ Rights of non-Muslims in the perspective of

---

[6] محمد طاہر القادری، **الحقوق الانسانیت فی السلام** (لاہور: منہاج القرآن پبلیکیشنز، 2004ء)، 153-236۔

Muhammad Tāhīr, Al-Qādrī, , Al-*Haqūq alInsanīyat fīl Islam*,(Lahore: Minhāj-ul-Qurān publications, 2004),153-236

[7] Ibrahim Abdullah Almarzoqui, *Human rights in Islamic Law* (Collingdale: Diane Publishing Co 2000), 551.

[8] https://www.un.org/en/universal-declaration-human-rights/ accessed on 20 March 2020.

[9] محمد منشاء طیب، احسان الرحمان غوری، **"اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کا حق، عبادت، ایک جائزہ،"** القلم شمارہ۔17، نمبر۔1، (2012)

M. M. Tayyib & I.R .Ghaurī, *Islamī Rīyasat main Ghair Muslemū ka Haq e Ebādat*, Al-Qalam, 17,no.1, (2012).https://iri.aiou.edu.pk/indexing/wp-content/uploads/2016/06/14-islami-riyasat.pdf, accessed on 2 May, 2020.

Islamic Sharia از ڈاکٹر عبد الرحیم[10] میں بھی اقلیتوں کے حقوق کا ذکر موجود ہے۔ مذکورہ کاوشوں میں غیر مسلموں کے حقوق اورانسانی جان کی حرمت کے سلسلے میں عہدِ نبوی ﷺ اور خلفائے راشدین کے حوالے سے ذکر موجود نہیں ہے، لہٰذا اس آرٹیکل میں ان اَدوار میں غیر مسلموں کے حقوق کا جائزہ لیا گیا ہے اور اَمثال پیش کر کے یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام نے ان حقوق کی بہترین انداز میں پاسداری کی ہے۔

منہجِ تحقیق

اس تحقیقی مقالہ کی تیاری، نتائج وسفارشات کے حصول کے لئے بیانیہ اور تجزیاتی طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے۔ اصل مواد بنیادی مآخذ سے حاصل کیا گیا ہے، جن میں قرآن مجید، کتب آحادیث، شروح حدیث اور تاریخ اسلام وفقہ پر مستند کُتب قابل ذکر ہیں۔ اسلامی ویب سائٹس پر موجود کُتب اور اس موضوع پر لکھے گئے سابقہ مقالاجات سے بھی معلومات اخذ کی گئی ہیں۔ نتائج وسفارشات کے سلسلے میں دیگر مذاہب خصوصاً بدھ مت اور عیسائیوں سے بھی رابطہ کیا گیا اور ان کی آراء کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے کہ اسلام کے بارے میں ان کی کیا رائے ہے؟ اس تحقیق کے نتائج وسفارشات پر عمل کرنے سے امید واثق ہے کہ ملک میں امن وامان کو فروغ ملے گا۔

انسانی جان کی حرمت: اسلامی تعلیمات

اسلام میں انسانی جان کی حرمت کی بڑی اہمیت ہے۔ کسی شخص کی جان، مال یا عزت پر حملے کو اسلام نے بہت ہی بڑا جرم قرار دیا ہے اور بحیثیت انسان کسی کو بھی ناحق تکلیف دینا جائز نہیں۔ موافقات شاطبی میں ایک اصول مذکور ہے:

"مجموع الضروريات خمسة: حفظ الدين، والنفس، والنسل، والمال، والعقل"[11]

"بنیادی ضروریات پانچ ہیں: مذہب، جان، نسل اور مال اور عقل کی حفاظت"

اسی طرح محمد الغزالی فرماتے ہیں:

---

[10].https://iri.aiou.edu.pk/indexing/wp-content/uploads/2016/07/08-Right-of-non-muslims.pdf, accessed on 2 May 2020.

[11] ابراهيم بن موسى بن محمد اللخمي الشاطبي، **الموافقات**، (مكه مكرمه: دار ابن عفان للنشر والتوزيع، 1997ء)، 1:31۔

Ibrāhīm bin Musā bin Muhammad ,Al-Shātibī, *Al-Mawafqāt*, (Makkah: Dār Ibn ‘Affān, 1417 AH),1:31

"ان مقصود الشرع من الخلق خمسة:ان یحفظ علیهم دینهم ونفسهم و عقلهم و نسلهم و مالهم"[12]

اس اصول کے تحت اسلام تمام انسانیت کو دین ومذہب، جان ومال اور نسل وعقل کا تحفظ فراہم کرتا ہے۔

قرآنی تعلیمات اور انسانی جان کی حرمت

قرآن مجید کی متعدد آیات میں انسانی جان کے احترام کے بارے میں نہایت دلنشین انداز میں تعلیم دی گئی ہے۔ اس بارے میں فرمان الٰہی ہے:

"مَنْ قَتَلَ نَفْسًابِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا۔"[13]

"جس نے ایک جان کو کسی جان کے (بدلے کے) بغیر، یا زمین میں فساد کے بغیر قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے اسے زندگی بخشی تو گویا اس نے تمام انسانوں کو زندگی بخشی۔"

اس آیت میں مطلقاً نفس کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جو کسی خاص نفس کو مختص نہیں کرتا۔ لہٰذا اس سے یہ مطلب نہیں لیا جا سکتا ہے کہ اپنی قوم، یا اپنے ملک کے شہری، یا کسی خاص نسل، رنگ یا وطن، یا مذہب کے آدمی کو قتل نہ کیا جائے بلکہ قرآن مجید کا یہ حکم تمام انسانوں کے بارے میں ہے۔ اس حکم میں بجائے خود ہر انسانی جان کو ہلاک کرنا حرام قرار دیا گیا ہے۔ اسلام میں اللہ کے ساتھ شرک کے بعد کسی کا ناحق قتل سنگین ترین جرم ہے۔ چنانچہ کسی کو قتل کرنا دنیا و آخرت میں دائمی جہنمی بننے کا سبب ہے اور کسی مومن کا قتل تو بہت ہی بڑا جرم ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

"وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا"[14]

"اور جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے، جس میں ہمیشہ رہنے والا ہو اور اللہ اس پر غصے ہو گیا اور اس نے اس پر لعنت کی اور اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کیا ہے۔"

---

[12] محمد الغزالی، **حقوق الانسان بین تعالیم الاسلام واعلان الامم المتحدة**، (قاہرہ: دار نھضة، 1987ء)، 174۔

Muhammad Al-Ghazalī, *Haqūq ul Insān bain al taleem alIslām wa Ailān Alamūm al Mutahida*, (Cairo: Dār Nahdhta, 1987), 174

[13] القرآن 32:05

Al-Quran 32:5

[14] القرآن 93:4

Al-Quran 4:93

ایک مومن کا قتل، دنیا کے ختم ہونے سے بھی بڑا جرم ہے اور مومن کے قاتل کے لئے معافی کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔ الغرض انسانی جان کی حرمت پر قرآن مجید جتنی تاکید کرتا ہوا نظر آتا ہے، اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید کے نزول کا مقصد ہی انسانی شرف اور عظمت کی بحالی ہے۔

نبوی ﷺ تعلیمات اور انسانی جان کی حرمت

احادیث نبویؐ میں انسانی جان کی حرمت کی بڑی تاکید آئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا:

"لَا تَرْتَدُّوْا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ "[15]

"تم میرے بعد ایک دوسرے کو قتل کرنے کے سبب کفر کی طرف نہ لوٹ جانا۔"

بڑے بڑے گناہوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

"أكبر الكبائر الإشراك بالله وقتل النفس وعقوق الوالدين وقول الزور أو قال وشهادة الزور"[16]

"سب سے بڑے گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، کسی کی ناحق جان لینا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹ بولنا ہیں یا فرمایا کہ جھوٹی گواہی دینا۔"

اسلام میں انسانی جان کی حرمت مقدم ہے اور قاتل کے لئے دنیاوی سزا کے علاوہ اُخروی سزا کی وعید بھی بیان ہوئی ہے۔ کسی کا قتل کرنا بڑے بڑے گناہوں میں سے ہے اور اس میں معافی کی گنجائش نہیں ہے۔ فرمان نبویؐ ہے:

---

[15] محمد بن اسماعیل البخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب الفتن، باب قَوْلِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم " لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ (الریاض: دارلسلام، 2000ء)، حدیث: 9:92، 7077؛ سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی طبرانی، **المعجم الأوسط** (مدینہ منورہ: مکتبہ الدار، 1994ء)، حدیث: 4:269، 4166۔

Muhammad bin. Ismā‘īl, Al-Bukhārī, *Sahīh Al Bukhār*ī, Kitāb alfatin, Bāb Qawal al Nabī (SAW) " la tarja‘ū ba‘dī kufāra, yadrībo b‘dokum rīqab ba‘d, (Riyādh: Darussalām.2000), 9:92; Tibrānī, Sulaīmān bin Muhammad, *Al-Mu'jam al-Awsāt*, (Madina Al -Munawara: Maktaba Al-Dār, 194), 4:269.

[16] احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی ابن حجر عسقلانی، **فتح الباري شرح صحيح البخاري**، کتاب الأدب، باب عقوق الوالدين من الكبائر (بیروت: دارالمعرفۃ، 1419ھ/1998ء)، 10:42۔

Ahmad bin Ali bin Muhammad bin Ali, Ibn Hajar al-Asqalānī, *Fath al-Bar*ī *Sharh Sahīih al-Bukha*ārī, kitāb al'ādāb, bab ‘qūq alwalīdayn mīn alkābay’r, (Beirut: Dār al-Ma'rīfah, 1998), 42:10

"أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلَاةُ وَأَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ" [17]

"سب سے پہلے بندے سے، نماز کا (قیامت کے دن) حساب ہو گا اور سب سے پہلے لوگوں کے خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔"

یعنی نماز کے بعد جس چیز کا حساب ہو گا وہ ناحق خون کا ہو گا۔

خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ نے دنیا کو انسانی جان کے احترام کا تصور دیا۔ آپ ﷺ نے تمام انسانوں کو آدم و حوا کی اولاد قرار دے کر ان کے درمیان امتیاز کو ختم کیا اور تمام لوگوں کو امن اور انسانیت کی تعلیم دی۔ انسانی جان کی حرمت کی یہ تعلیم حقیقت میں اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد ﷺ کے وہ مبارک ارشادات ہیں جن کی تعمیل، تلقین اور نفاذ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ عصر حاضر میں انسانی جان کو جو حرمت اور وقار حاصل ہے وہ سب آپ ﷺ کی تعلیمات کا نتیجہ ہے۔

اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق

اسلام میں انسان ہونے کی حیثیت سے اس کے کچھ حقوق ہیں اور اس میں تمام مسلم اور غیر مسلم شامل ہیں۔ ذیل میں غیر مسلموں کے چند اہم اور بنیادی حقوق بیان کئے جاتے ہیں۔

حقِ زندگی

اسلامی ریاست میں آباد غیر مسلم شہری کو قتل کرنا حرام ہے۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے:

"مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِي غَيْرِ كُنْهِهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔" [18]

"جس نے کسی معاہد کو بغیر کسی وجہ کے مار ڈالا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دے گا۔"

---

[17] احمد بن شعیب بن علی النسائی، **السنن**، کتاب تحریم الدم، باب تعظیم الدم (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1995ء)، حدیث: 5:37، 3997۔
Ahmad bin Shua’yb, Al-Nāsaī, Kitāb Tahrīm aldam,Bbab ta‘zīm aldam *Al-Sunan*, (Beirut: Dārul Kūtub Al Elmīā, 1995), 5:37

[18] ایضا۔ کتاب القسامۃ، باب تعظیم قتل المعاھد، حدیث: 4747، 8:24؛ ابو داؤد، **السنن**، کتاب الجھاد، باب في الوفاء للمعاھد وحرمۃ ذمتہ (بیروت: دار الفکر 1414ھ / 1994ء)، حدیث: 2740، 3:83۔

Ibid,kitāb alqasāmata, bab ta‘zīm qatal alma‘hid,8:24 ; Sulaīmān bin al-Ash‘ath, Abū Dā’ūd,, *Sunan* Abū Dā’ūd, kitāb aljīhād, bab fī alwafā' lilma‘hid wahurmata dhimah,(Beirut: Dār Alfīkar, 1994),3:83

اس فرمان میں معاہد سے مراد ایسے غیر مسلم شہری ہیں جنہوں نے اسلامی ریاست کے ساتھ امن کا معاہدہ کیا ہو۔ اس تعریف کی رو سے عصر حاضر میں مسلم ممالک میں رہنے والے شہری جو ملکی قوانین کی پاسداری کرتے ہوں، وہ بھی اسی زمرے میں ائیں گے۔

غیر مسلم سفیروں کے قتل کی ممانعت

اسلام نے سفیروں کو قتل کرنے سے بھی روکا ہے، خواہ وہ کتنا ہی گستاخانہ پیغام لائیں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق سفیروں کا قتل حرام ہے۔ عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب کا سفیر عبادہ بن الحارث جب حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپؐ نے اس سے فرمایا:

" لولا أنک رسول لضربت عنقک۔"[19]

"اگر تم قاصد نہ ہوتے تو میں تیری گردن مار دیتا۔"

ایک دوسری روایت میں نعیم بن مسعودؓ کہتے ہیں۔

"سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ لَهُمَا حِينَ قَرَأَ كِتَابَ مُسَيْلِمَةَ " مَا تَقُولاَنِ أَنْتُمَا " قَالاَ نَقُولُ كَمَا قَالَ . قَالَ " أَمَا وَاللَّهِ لَوْلاَ أَنَّ الرُّسُلَ لاَ تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا "[20]

"میں نے رسول اللہ ﷺ کو، جس وقت آپؐ نے مسیلمہ کا خط پڑھا، اس کے دونوں ایلچیوں سے کہتے سنا: "تم دونوں مسیلمہ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟" ان دونوں نے کہا: "ہم وہی کہتے ہیں جو مسیلمہ نے کہا ہے"، (یعنی اس کو ایسا ہی سمجھتے ہیں) آپؐ نے فرمایا: "اگر یہ نہ ہوتا کہ سفیر قتل نہ کئے جائیں تو میں تم دونوں کی گردن مار دیتا۔" گویا بارگاہ رسالت میں مسیلمہ کذاب کے پیروکاروں کے اعلانیہ کفر کے باوجود اسے کسی قسم کی سزا نہیں دی گئی۔

---

[19] ابو داؤد، **السنن**، کتاب الجہاد باب ما جاء في الهجرة وسكنى البدو، باب في الرسل، حدیث: 2762، 15:848۔

Abū Dā'ūd *al-Sunan*, kitāb aljīhād, bab alhījrata wasuknayalbadwī ,bab fī alrūsul,*15:848*,

[20] **ایضاً**، حدیث: 2761، 15:848۔

Ibid, 2761, 15:848

عقیدے کی آزادی کا حق

اسلام غیر مسلموں پر اپنا عقیدہ مسلط کرنے کی قطعاً اجازت نہیں دیتا ہے۔ بلادِ اسلام میں انہیں مکمل مذہبی آزادی حاصل ہوتی ہے۔ اس بارے میں قرآن کریم نے واضح انداز میں اعلان کیا ہے کہ:

"لَآ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ قف قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ-"[21]

"دین میں کوئی زبردستی نہیں، بے شک ہدایت گمراہی سے واضح طور پر ممتاز ہو چکی ہے۔"

ابن کثیرؒ نے اس آیت کی تفسیر یوں بیان کی ہے:

"لا تكرهوا أحدا على الدخول فی دين الإسلام، فإنه بيّن واضح جلیّ دلائله وبراهينه، لا يحتاج إلى أن يكره أحد على الدخول فيه."[22]

"تم کسی کو دین اسلام میں داخل ہونے پر مجبور نہ کرو کیونکہ یہ دین واضح اور نمایاں دلائل اور براہین والا ہے اور یہ اس چیز کا محتاج نہیں کہ کسی کو مجبوراً اس میں داخل کیا جائے۔"

اسلام میں مذہب کی تبدیلی میں زبردستی کی کوئی گنجائش نہیں۔ بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام میں جہاد کی تعلیم اس سے متعارض ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ جہاد زبردستی کسی کو قبول ایمان پر مجبور کرنے کے لئے نہیں ہے بلکہ صرف دفع فساد کے لئے ہے۔ لہذا اسلام نے جبراً مذہب کی تبدیل کی مخالفت کی ہے کیونکہ ایمان کا تعلق دل سے ہوتا ہے۔

حق حفاظت

پر امن اور سکون کی زندگی گزارنے کے لئے ہر قسم کی زیادتی کے خلاف تحفظ کا حاصل ہونا بھی غیر مسلموں کا حق ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے حج کے دوران جو خطبہ دیا اُس میں تمام انسانیت کی حفاظت کا ذکر فرمایا۔ آپ ﷺ نے اس موقع پر ایک واضح پیغام دیا کہ:

---

[21] القرآن 256:2

Al-Quran 2:256

[22] ابولفداء اسماعیل بن عمر ابن کثیر، **تفسیر القرآن العظیم** (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1419ھ)، 1:310۔

Abu al Fidā’ Ismā‘īl bin ‘Umar Ibn Khathīr, Tafsīr al Qur’ān al‘ Azim, (Beirut: Dār al Kutub al-Elmīā, 1419 A.H), 1:310

"إِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هذَا،فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا،فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا،إِلَى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ. أَلَا،هَلْ بَلَّغْتُ؟قَالُوْا:نَعَمْ. قَالَ:اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ،فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ، فَلاَ تَرْجِعُوْا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ" [23]

"بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر اِسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اِس دن کی حرمت تمہارے اِس مہینے میں اور تمہارے اِس شہر میں (مقرر کی گئی) ہے،اُس دن تک جب تم اپنے رب سے ملوگے۔ سنو! کیا میں نے تم تک (اپنے رب کا) پیغام پہنچا دیا؟لوگ عرض گزار ہوئے: جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: "اے اللہ! گواہ رہنا۔" اب چاہیے کہ (تم میں سے ہر) موجود شخص اِسے غائب تک پہنچا دے کیونکہ کتنے ہی لوگ ایسے ہیں کہ جن تک بات پہنچائی جائے تو وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھتے ہیں اور سنو میرے بعد ایک دوسرے کو قتل کر کے کافر نہ ہو جانا۔"

الفاظ کا یہ عموم واضح کرتا ہے کہ اس میں مسلم اور غیر مسلم دونوں شامل ہیں۔یعنی دنیا کے تمام انسان قابل احترام ہیں، چاہے ان کا تعلق کسی بھی مذہب، قبیلے یا خاندان سے ہو۔

مال کی حفاظت کا حق

اسلام میں ناجائز طریقے سے کسی کا مال لینا حرام ہے۔ غیر مسلموں کے اموال کی حفاظت اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد پاک ہے:

"وَلَا تَاكُلُوا اَمْوٰلَكُم بَينَكُم بِالْبٰطِلِ وَتُدْلُوابِهآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ اَمْوٰلِ النَّاسِ بِالاِثْمِ وَاَنتُمْ تَعْلَمُونَ۔" [24]

"اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لئے پہنچاؤ کہ لوگوں کا کچھ مال ناجائز طور پر کھالو جان بوجھ کر"

---

[23] بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب الحج، باب الخطبة أیام منی، حدیث:2،1739:25؛ مسلم بن حجاج القشیری، **الجامع الصحیح**، کتاب القسامة والمحاربین والقصاص والدیات، باب تغلیظ تحریم الدماء والأعراض والأموال، (کراچی: مکتبہ البشریٰ، 2011ء)، حدیث:9:28،1679۔

Al-Bukhārī, *Sahīh Al Bukhārī*, kitāb alhajj, bab alkhutbah 'ayam minā, 2:25; Muslim bin Hajjāj, al-Qushayrī, *Sahīh Al-Muslim*, kitāb alqasāmata walmūharibīn walqasās waldīyāt, bab taghlīz tahrīm aldim' wal'aeraḍ wal'amwāl,(Karachi: Maktaba Al Būshra, 2011), 9

[24] القرآن2:188

Al-Quran 2:188

اسلامی ریاست میں اگر کوئی مسلم، غیر مسلم شہری سے چوری کرے تو اس پر بھی اسلامی حد لاگو ہوگا۔ جب قریش کی ایک خاتون فاطمہ بنت اسود چوری کی مرتکب ہوئی تو قریش نے اس کو سزا سے بچانے کی کوشش کی اور اُسامہ بن زیدؓ کے ذریعے سفارش کرائی، تو آپؐ نے فرمایا:

"وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا" [25]

"اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں۔"

اسلام میں نہ صرف غیر مسلموں کے جانوں کی حرمت کی تعلیم دی گئی ہے بلکہ اُن کے مالوں کو بھی ناجائز طریقے سے کھانے اور استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

ظلم وزیادتی سے تحفظ کا حق

غیر مسلم شہریوں کو ظلم وزیادتی سے تحفظ فراہم کرنا اسلامی ریاست کا فرض ہے۔ ان کے ساتھ اچھے برتاؤ کی تلقین کے بارے میں حضور سرورِ کائناتؐ کا ارشاد ہے:

"أَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا أَوْ انْتَقَصَهُ أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ فَأَنَا حَجِيجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"[26]

"جو شخص کسی معاہد (ذمی) پر ظلم کرے گا یا اس کے حق میں کمی کرے گا یا اسکو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف دے گا یا اس کی رضامندی کے بغیر اس سے کوئی چیز لے لے گا تو قیامت کے دن میں اسکی طرف سے حجت کروں گا۔"

حضور ﷺ کے ان ارشادات کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ اسلامی ریاست غیر مسلم شہریوں کے حقوق کے تحفظ کو اپنی ذمہ داری سمجھے اور اس میں سُستی نہ کرے۔

غیر مسلموں کے حقوق، عہدِ نبوی ﷺ اور خلفائے راشدین کے دور کی روشنی میں

[25] بخاری، الجامع الصحیح، کتاب أحادیث الأنبیاء، باب خَلْقِ آدَمَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَذُرِّيَّتِهِ، حدیث:3475، 4:55۔
Al-Bukhārī, *Sahīh Al Bukhārī*, kitāb 'ahadith alanbya',bab khalq Ā dam salawāt Allah ‘alayh wadhuriyatihī,4:55

[26] ابوداود، السنن، کتاب الخراج، باب في تعشير، حدیث:3052، 3:170۔
Abū Dā’ūd *al-Sunan, Kitāb-al-Kharāj*, bab fī ta‘shīr, *3:170*

اسلام ایک آفاقی مذہب ہے جس میں انسانیت کے ساتھ حسن سلوک، انسانوں کی خدمت اور انسانی جان کی حرمت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ اور خلفائے راشدینؓ کے اَدوار ایسے واقعات سے بھری پڑی ہیں، جن میں دوسرے مذاہب کے ماننے والوں، حتیٰ کہ دشمنوں سے بھی رواداری کا سلوک کیا گیا۔ قرآن تو یہاں تک کہتا ہے کہ جو غیر مسلم اہلِ ایمان کے ساتھ عداوت نہیں رکھتا اور وہ اُن پر ظلم کرنے والوں میں شامل نہیں ہے، اُس کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جائے اور عام انسانی حقوق کی ادائیگی کے معاملے میں مسلمان اور غیر مسلم میں فرق نہ کیا جائے۔

اللہ تعالی قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

"لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ۔"[27]

"اللہ تمھیں اِس بات سے نہیں روکتا کہ تم اُن لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرو جنھوں نے دین کے معاملے میں تم سے جنگ نہیں کی ہے اور تمھیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا ہے۔ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

لہذا ایسے لوگ مسلمانوں کے حسنِ سلوک کے مستحق ہیں۔ ان کے ساتھ عدل و انصاف اور احسان کا معاملہ کیا جائے۔ اگر پھر بھی کوئی ان کے ساتھ زیادتی کرتا ہے تو یہ اسلام کے تعلیمات کے بالکل منافی ہے۔

عہدِ نبوی ﷺ میں غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ

عہد نبوی ﷺ اسلامی تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ آپ ﷺ نے انسان کے تمدنی حقوق کا بہتر انداز میں تحفظ کیا اور بلا تفریق تمام لوگوں کے حقوق کا خیال رکھا۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

" مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَجِدْ رِيحَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا" [28]

---

[27] القرآن 8:60

Al-Quran 60:8

[28] بخاري، الصحيح، کتاب الجزية والموادعة، باب إِثْمِ مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا بِغَيْرِ جُرْمٍ، حدیث:3166، 5:58؛ محمد بن یزید قزوینی، ابن ماجہ، السنن، کتاب الدیات، باب من قتل معاهدا (بیروت: دار الفکر، س۔ن)، حدیث:2686، 2:896۔

Al-Bukhārī, *Sahīh Al Bukhārī*, *kitāb* aljizyata walmuāda‘ata, bab 'iithm man qatal mu‘ahada bayghīyr jūrmin;5:58; Muhammad bin Yazīd, al-Qazvīnī, Ibn Mājah, *Al-Sunan*, *kitāb* aldīyāt, bab mīn qatal mu‘ahīd ,(Beirut: Dār Alfīkar, nd),2:896

"جس شخص نے ذمی افراد میں سے کسی کو قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا، اور اسکی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے سونگھی جاسکتی ہے۔"

ایک دوسری حدیث میں ستر سال کی مسافت کا ذکر ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"أَلَا مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدًا لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَقَدْ أَخْفَرَ بِذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا يُرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔"[29]

"خبردار! جس نے کسی معاہد کو قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا جبکہ اس کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے سونگھی جاسکتی ہے۔"

ان آحادیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہے کہ غیر مسلم کو تکلیف پہنچانا، اس کی عزت ومال پر حملہ کرنا اور اس کی جان کے درپے ہونا کسی طرح بھی جائز نہیں اور غیر مسلم کو قتل کرنے والے شخص پر جنت حرام ہے۔

اسلامی تعلیمات کی رو سے جو لوگ لڑائی کے اہل نہیں ہیں مثلاً عورتیں، بچے، راہب، نابینا اور بیمار وغیرہ، اُنہیں قتل نہیں کیا جائے گا، اِلا یہ کہ وہ اپنے قول یا پھر فعل سے قتال کرے۔ کیونکہ جنگ اور قتال اُن لوگوں کے ساتھ ہے جو مسلمانوں کے ساتھ اس وقت جنگ کرے جب وہ اللہ تعالی کے دین کو ظاہر کرنا چاہیں۔

عہد رسالت میں غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ بھرپور انداز میں کیا گیا۔ آپ ﷺ کے دَور میں کسی غزوہ میں مسلمانوں کے ہاتھوں ایک عورت قتل ہوئی، تو آپ ﷺ نے لڑائی کے دوران غیر مسلم بچوں اور عورتوں کے قتل کی سختی سے ممانعت کی۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں:

" وُجِدَتِ امْرَاَةٌ مَقْتُوْلَةً فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم ، فَنَهَي رَسُوْلُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم عَنْ قَتْلِ

النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ۔"[30]

[29] محمد بن موسیٰ، الترمذی، **الجامع الترمذی**، کتاب الدیات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب مَا جَاءَ فِیمَن یَقتُلُ نَفسًا مُعَاھِدَۃً (مصر: مکتبہ مصطفیٰ البابی الحلبی، 1395ھ)، حدیث:1403، 16:11۔

Muhammad bin Isā, Tirmīdhī, *Jami'at-Tirmidh*ī, *Kitāb* aldīyāt, bab ‘an Rasūl Allah (SAW),bab ma ja' fīman yaqtul nafsan mu‘ahīdatan,(Egypt: Shīrkat Maktaba wa Matba'tu Mūstafā al Bābi al Halibī, 1395A.H), 11:16

"رسول اللہ ؐ نے کسی غزوہ میں ایک عورت کو دیکھا جسے قتل کر دیا گیا تھا۔ اِس پر آپ ؐ نے (سختی سے) عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت فرما دی۔"

لہذا غیر مسلموں سے جنگ کی صورت میں بھی ان کے عورتوں اور بچوں کو قتل نہیں کیا جا سکتا البتہ اگر وہ کسی طرح سے بھی اپنے لشکر کی مدد کر رہے ہوں تو ان کا قتل کرنا بھی جائز ہے۔ غیر مسلموں کے بارے میں رسول اللہ ؐ کا یہ طرز عمل اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام میں دورانِ جنگ بھی غیر محارب لوگوں کو کسی قسم کا نقصان پہنچانا جائز نہیں۔

آپ ﷺ نے انسانی جان کی حرمت اور غیر مسلموں کے حقوق کے سلسلے میں جو اقدامات کیے ان سے آپ ﷺ کا امن کے بارے میں عزم، پیغام اور انسانی جان کی حرمت کا جو تصور واضح ہوتا ہے اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔

عہدِ صدیقیؓ میں غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ

عہد رسالت ﷺ میں چونکہ غیر مسلموں کے حقوق متعین ہو چکے تھے اس لئے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دَور میں بھی غیر مسلم شہریوں کو مسلمانوں ہی کی طرح حقوق اور تحفظ حاصل تھا۔

آپؓ کے دور میں جب اسلامی لشکر روانہ ہوتا تو آپؓ سپہ سالار کو حسب ذیل احکام اور ہدایات ارشاد فرماتے:

" وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَلَا تَعْصَوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ وَلَا تَغْرِقُنَّ نَخْلًا وَلَا تُحْرِقُنَّهَا، وَلَا تَعْقِرُوْا بَهِيْمَةً وَلَا شَجَرَةً تُثْمِرُ، وَلَا تَهْدِمُوْا بِيْعَةً، وَلَا تَقْتُلُوا الْوِلْدَانَ وَلَا الشُّيُوْخَ وَلَا النِّسَاءَ. وَسَتَجِدُوْنَ أَقْوَامًا حَبَسُوْا أَنْفُسَهُمْ فِي الصَّوَامِعِ، فَدَعُوْهُمْ، وَمَا حَبَسُوْا أَنْفُسَهُمْ لَهُ."[31]

---

[30] بخاري، الصحيح، کتاب الجهاد والسير، باب قتل النساء في الحرب، حديث: 3، 2852:1098؛ مسلم، الصحيح، کتاب الجهاد والسير، باب تحريم قتل النساء والصبيان في الحرب، حديث: 3، 1744:1364۔

Al-Bukhārī, *Sahīh Al Bukhār*ī, kitāb aljīhād walsīyr, bab qatal alnīsā' fī alharb, 3:2825; Muslim bin Hajjāj, al-Qushayrī, *Sahīh Al-Muslim*, kitāb aljīhād walsīyr, bab tahrīm qatal alnīsā' walsibyān fī alharb, 3:1364

[31] ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، السنن الکبری (مکہ مکرمہ: مکتبہ دار الباز، 1994ء)، حدیث: 17904، 9:85۔

Abū Bakar Ahmad bin Hūssaīn Al-Bayhaqī *Al-Sunan al-Kabīr*, (Al Makkah al Mukarma, Maktaba Dār Al-Bāz, 1414AH), 9:85

"خبر دار! زمین میں فساد نہ مچانا اور احکامات کی خلاف ورزی نہ کرنا. کھجور کے درخت نہ کاٹنا اور نہ انہیں جلانا، چوپایوں کو ہلاک نہ کرنا اور نہ پھل دار درختوں کو کاٹنا، کسی عبادت گاہ کو مت گرانا اور نہ ہی بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کو قتل کرنا. تمہیں بہت سے ایسے لوگ ملیں گے جنہوں نے گرجا گھروں میں اپنے آپ کو محبوس کر رکھا ہے اور دنیا سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے، انہیں ان کے حال پر چھوڑ دینا."

اِن اَحکامات میں جہاں غیر مسلموں کے مذہبی رہنماؤں کو قتل کرنے کی ممانعت موجود ہیں وہاں عورتوں اور بوڑھوں اور بچوں کے قتل کی ممانعت بھی وارد ہوئی ہے۔ گویا مسلمانوں کو آپؓ کی طرف سے واضح ہدایات تھیں کہ جنگ کی صورت میں بھی غیر مسلموں کے حقوق کا خیال رکھا جائے۔

آپؓ کے دور میں غیر مسلموں کے ساتھ معاہدات میں اُن کے حقوق کو واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ، جب آپؓ کے حکم پر دمشق اور شام کی سرحدوں سے عراق اور ایران کی طرف لوٹے تو راستے میں باشندگانِ عانات کے ساتھ یہ معاہدہ کیا کہ:

" علی ان لا یہدم لہم بیعۃ ولاکنیسۃ وعلی ان یفربوا نواقیسہم فی ای ساعۃ شاء وا من لیل او نہار الا فی اوقات الصلوٰۃ وعلی ان یخرجوا الصلبان فی ایام عیدھم واشترط علیہم ان یضیفوا المسلمین ثلاثۃ ایام ویبذرقومہم"

"ان کے گرجے اور خانقاہیں منہدم نہیں کی جائیں گی۔ وہ ہماری نماز پنجگانہ کے سوا ہر وقت اپنا ناقوس بجاسکتے ہیں ان پر کوئی پابندی نہیں۔ وہ اپنی عید پر صلیب نکال سکتے ہیں۔ مسلمان مسافر کی تین دن ضیافت کریں اور وقت پڑنے پر مسلمانوں کی جان و مال کی نگہداشت کریں."[32]

آپؓ نے یزید بن ابی سفیانؓ کو شام بھیجتے ہوئے جو احکامات صادر فرمائے، ان میں آپؓ نے یہ بھی حکم فرمایا تھا:

"وَلَا تَهْدِمُوْا بِيْعَةً.وَلَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا كَبِيْرًا، وَلَا صَبِيًّا وَلَا صَغِيْرًا وَلَا امْرَأَةً."[33]

---

[32] امام ابو یوسف یعقوب بن ابراھیم، **کتاب الخراج**(دار المعرفہ: بیروت، 1979ء)، 158۔
Imam Abū Yūsaf, Ya'qūb. Ibrāhīm, *Kitāb-al-Kharāj*, (Cairo: Al Matb'tal Salfīyah wa Makrtabata, 1382A.H), 158

[33] علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین الھندی، **کنز العمال في سنن الأقوال والأفعال**(بیروت: مؤسسۃ السالۃ، 1985ء)، حدیث:4:475، 11411۔
Al'ad-Dīn Ali al-Mūttaqī bin Hasām-ud-Din, Al-Hindī, *Kanzūl Aamāl fi Sunan al Aqwāl wa Alafāl*, (Beirut: Moassata Alsalāta, 1405 AH / 1985), 4:475

"اور عیسائیوں کی عبادت گاہوں کو منہدم نہ کرنا۔۔۔ اور نہ بوڑھوں کو قتل کرنا، نہ بچوں کو، نہ چھوٹوں کو اور نہ ہی عورتوں کو (قتل کرنا)۔"

حضرت ابو بکرؓ کے دور خلافت میں غیر مسلموں کو ہر طرح کی مراعات سے نوازا گیا۔ آپؓ کے دور میں حضرت خالد بن ولیدؓ نے جن علاقوں کو فتح کیا، وہاں کے غیر مسلم باشندوں سے معاہدے کیے۔ ان معاہدات میں وضاحت سے یہ درج ہے کہ جزیہ کے معاملہ میں ان کے مال و جان کی حفاظت ہوتی رہے گی اور جب ان کی حفاظت نہ ہو سکے گی تو ان سے جزیہ نہ لیا جائے گا۔ الغرض آپؓ کے دور میں مفتوحہ علاقوں کی غیر مسلم آبادی کے حقوق کا مکمل لحاظ رکھا گیا۔

عہدِ فاروقیؓ میں غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ

حضرت عمر فاروقؓ کا دور حکومت ایک مثالی دور تھا۔ ملک کی ترقی، خوشحالی، امن و امان کی بحالی اور داخلی سلامتی کے سلسلے میں آپؓ کا دَور ایک امتیازی شان رکھتا ہے۔ آپؓ کے دور میں زیر قبضہ علاقوں کے غیر مسلم شہریوں کو تمام حقوق حاصل تھے اور اسلامی ریاست میں وہ اپنے آپ کو زیادہ محفوظ سمجھتے تھے۔ مشہور مستشرق منٹگمری واٹ اس بارے میں کہتے ہیں:

"The Christians were probably better off as dhimmis under Muslim Arab rulers than they had been under the Byzantine Greeks."[34]

"عیسائی، عرب مسلم حکمرانوں کے دورِ اقتدار میں بطور غیر مسلم شہری اپنے آپ کو یونانی بازنطینی حکمرانوں کی رعیت میں رہنے سے زیادہ محفوظ اور بہتر سمجھتے تھے۔"

علامہ شبلی نعمانیؒ، فاروق اعظمؓ کے دَور کا ایک واقعہ نقل کرتے ہیں:

"آپؓ کے دور میں ہر کوئی اپنے آپ کو محفوظ و مامون اور ترقی پسند محسوس کرتا تھا اور مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلموں کے ساتھ بھی مکمل رواداری ملحوظ رکھی جاتی تھی۔ جب بیت المقدس فتح ہوا تو خود حضرت عمرؓ کی موجودگی میں وہاں کے لوگوں سے معاہدہ ہوا اور انہیں جزیہ کے بدلے میں، جان و مال کی ضمانت دی گئی بلکہ یہاں تک رعایت دی گئی کہ اگر ایلیاء والوں میں سے جو شخص اپنی جان و مال لے کر یونانیوں کے ساتھ منتقل ہونا چاہے تو ان کو اور ان کے گرجاؤں اور صلیبوں کو امن ہے یہاں تک کہ وہ اپنی

[34] Montgomery. W Watt, *Islamic Political Thought: The Basic Concepts* (London: Edinburg University Press, 1968), 51.

جائے پناہ تک پہنچ جائے۔"[35]

اگر کوئی مسلمان کسی ذمی کو قتل کر دیتا تو خلفائے راشدین اس سے قصاص لیتے تھے۔ علامہ شبلیؒ لکھتے ہیں کہ:

"آپؓ کے دور حکومت میں قبیلہ بکر کے ایک شخص نے حیرہ کے ایک عیسائی کو مار ڈالا۔ حضرت عمرؓ نے لکھ بھیجا کہ قاتل کو مقتول کے وارثوں کے حوالے کیا جائے چنانچہ وہ شخص مقتول کے وارث کو جس کا نام حنین تھا حوالے کیا گیا اور اس نے اس کو قتل کر ڈالا۔"[36]

یہ صرف اسلام کا طرہ امتیاز ہے کہ اس کی نظر میں تمام انسانوں کے حقوق برابر ہیں اور حقوق کے سلسلے میں کسی کو دوسرے پر فوقیت حاصل نہیں ہے۔ عہد فاروقی میں حکومت کے ذمہ دار افراد کو تاکید کی جاتی تھی کہ غیر مسلموں کے حقوق کا خصوصی خیال رکھا جائے۔ آپؓ نے نہ صرف غیر مسلم شہریوں سے حسن سلوک کا حکم دیا بلکہ اپنے حکام کو ان پر ٹیکس عائد کرنے اور اس کی وصولی میں رعایت کے احکامات بھی جاری فرمائے۔ آپؓ نے اپنے دور حکومت میں معذور، بوڑھے اور غریب غیر مسلم شہریوں کے لیے بیت المال سے وظائف مقرر کیے تھے اور ان کا جزیہ بھی معاف کر دیا تھا۔ غیر مسلموں سے جزیہ کی شکل میں جو ٹیکس لیا جاتا تھا اس کی حیثیت صرف ذمہ داری اور حفاظت کے لیے ٹیکس تھا۔ اور اس ٹیکس کی وصولی میں انتہائی احتیاط کی جاتی اور اس بات کا بڑا اہتمام کیا جاتا کہ ٹیکس کی کوئی رقم جبراً اور ظلم سے وصول نہ کی جائے۔ چنانچہ آپؓ کے دور میں ان کے حقوق کی صحیح معنوں میں پاسداری کی گئی اور غیر مسلموں کے ساتھ جو معاہدات ہوئے، اس پر عمل درآمد کو یقینی بنایا گیا۔

عہدِ عثمانیؓ میں غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ

حضرت عثمانؓ کا دور حکومت امن و امان کی بحالی، مختلف قوموں کے ساتھ رواداری، داخلی سلامتی اور ترقی و خوش حالی کے لحاظ سے مثالی تھا۔ غیر مسلموں سے متعلق آپؓ کا طرز عمل بڑا مشفقانہ تھا۔ آپؓ نے ان کے بارے میں یہ حکم جاری کیا تھا کہ:

35 شبلی نعمانی، الفاروق (کراچی: دارالاشاعت، 1991ء)، 2:138۔

Shīiblī No'māni, Allama, *Al-Farūq*, (Karachi: Dār- al Asha'at, 1991), 2:138

36 بیہقی ،السنن الکبریٰ، 8:32؛ شبلی، الفاروق، 138؛ ابو الاعلیٰ مودودی، اسلامی حکومت میں اہل ذمہ کے حقوق (لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، 1994ء):18۔

Al-Bayhaqī, *Al-Sunan al-Kabīr, 8:32;* Shīiblī, Al-*Farūq, 138* ;Abu'l 'Ala ,Maudūdī, *Islamī Huk*ūmat main Ahl Dmmāh kay Haqūq ,(Lahore: Tarjūmān ul Qur'ān, 1994),18

"إنّي اوصيک بهم خيراً فإنهم قومٌ لَهُمُ الذمة"[37]

"میں تمہیں ان غیر مسلم شہریوں کے ساتھ حسن سلوک کی نصیحت کرتا ہوں۔ یہ وہ قوم ہے جنہیں جان و مال، عزت و آبرو اور مذہبی تحفظ کی مکمل امان دی جاچکی ہے۔"

غیر مسلموں کے بارے میں یہ، آپؓ کا سرکاری فرمان تھا۔ اس سے آپؓ کے دور میں ان کے حقوق کی تحفظ کا اندازہ ہوتا ہے۔[38] اس سے یہ بات بھی عیاں ہے کہ ایک اسلامی ریاست میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے جان کی حرمت برابر ہے۔

حضرت علیؓ کے دَور میں غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ

حضرت علیؓ کے دور میں بھی غیر مسلموں کو تمام بنیادی حقوق حاصل تھے۔ آپؓ کے دور میں ایک مسلمان کو لایا گیا جس پر ایک ذمی کے قتل کا الزام تھا۔ ثبوت مکمل ہونے کے بعد آپؓ نے قصاص میں اسے قتل کرنے کا حکم دے دیا۔ مقتول کے بھائی نے آکر عرض کیا کہ میں نے خون معاف کیا۔ مگر آپ مطمئن نہ ہوئے اور فرمایا: شاید اُنہوں نے تمہیں ڈرایا دھمکایا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، ایسی بات نہیں ہے، مجھے خون بہا مل چکا ہے اور میں سمجھتا ہوں، اسکے قتل سے میرا بھائی واپس نہیں آجائے گا۔ تب آپ نے قاتل کو رہا کر دیا اور فرمایا:

"إنما بذلوا الجزية لتكون دمائهم كدمائنا وأموالهم كأموالنا" [39]

---

[37] ابویوسف، کتاب الخراج، 80؛ محمد ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، مترجم۔ عبداللہ العمادی (کراچی: نفیس اکیڈمی، 1389ھ) 1:360۔

Abū Yūsaf,,*Kitāb-al-Kharāj*,80 ; Ibn Sa'ad, Muhammad, *Tabaqāt Al-Kūbrā*, Translator: Allama Abdullah Al-Aamadī,(Karachi: Nafees Acadamy, 1389A.H),1:360

[38] حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں عبیداللہ بن عمرؓ کے قتل کا فتویٰ دے دیا گیا تھا کیونکہ انہوں نے ہرمزان، جفینہ اور ابولولو کی بیٹی کو اس شبہ میں قتل کر دیا تھا کہ شاید وہ حضرت عمرؓ کے قتل کی سازش میں شریک تھے۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، 5:17۔

In the time of Uthman (R.A), a fatwa was issued for the assassination of Obaidullah bin Umar(R.A) Because he had killed Harmazān, Jafīina and Abu Lūlū 's daughter on the suspicion that they may have been involved in the conspiracy to assassinate Hazrat Umar(R.A),Ibn Sa'ad, *Tabaqāt Al-Kūbrā*, 5:17

[39] احمد بن علی بن محمد بن علی ابن حجر عسقلانی، الدراية في تخريج آحاديث الهداية (بیروت: دار المعرفة، ت ن)، 2:263 ؛ بیہقی، السنن الکبریٰ، 8:34۔

Ahmad bin Ali bin Muhammad bin Ali, Ibn Hajar al-Asqalānī, Al-Darāyata fī Takhrīj Ahādith al Hīdayata, (Beirut: Dār al-Ma'rīfah, nd), 2:263; Al-Bayhaqī, *Al-Sunan al-Kabīr, 8:34*

"اُنہوں نے جزیہ اس لئے خرچ کیا ہے کہ ان کے مال ہمارے مال کی طرح اور ان کے خون ہمارے خون کی طرح ہو جائیں۔"

مصنف عبد الرزاق میں روایت ہے کہ حضرت علیؓ فرمایا کرتے تھے:

"لَا يُذَفَّفُ عَلَى جَرِيْحٍ، وَلَا يُقْتَلُ اَسِيْرٌ، وَلَا يُتْبَعُ مُدْبِرٌ۔"[40]

"زخمی کو فوراً قتل نہ کیا جائے، نہ قیدی کو قتل کیا جائے اور نہ بھاگنے والے کا تعاقب کیا جائے۔"

گویا ذمی کا قاتل اگر مسلمان بھی ہو تو اسے قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ اسی طرح زخمی اور قیدی کے قتل کی ممانعت ہے اور اگر کوئی بھاگ کر اپنی جان بچانے کی کوشش کرے، تو اس کا بھی پیچھا نہیں کیا جائے گا۔ اسلام نے مسلم و غیر مسلم کا خون بہا مساوی رکھا ہے۔ حضرت علیؓ نے فرماتے ہیں:

"إِذَا قَتَلَ الْمُسْلِمُ النَّصْرَانِيَّ قُتِلَ بِهِ"."[41]

"اگر کسی مسلمان نے عیسائی کو قتل کیا تو وہ مسلمان (اُس کے قصاص میں) قتل کیا جائے گا۔"

مندرجہ بالا حالات و واقعات سے یہ بات ثابت ہے کہ حضور اکرم ﷺ اور خلفائے راشدینؓ کے اَدوار میں انھوں نے ریاست کے تمام افراد کے بنیادی حقوق کی حفاظت کی۔ انہوں نے حسن اخلاق اور اپنے ہمہ گیر نظام امن سے دنیا کو سلامتی کا پیغام دیا۔ الغرض سلطنت اسلامیہ میں اس عہد میں کوئی ایک فرد بھی اپنے حقوق سے محروم نہ تھا۔

نتائج

اسلام انسانیت کا دین ہے اور انسانی جان کی حرمت اس کی اولین ترجیح رہی ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ اسلام بغیر رنگ و نسل اور مذہب کے، تمام انسانوں کے حرمت کی تعلیم دیتا ہے۔ اسی طرح اسلام نے غیر مسلموں کو وہ

---

[40] ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی، "المصنف" (بیروت: المکتب الاسلامی، 2012ء)، حدیث: 18590، 10:123

Abū Bakar Abdul Razzāq bin Hammām, Al-Sanāni , *Al Mussanaf*, (Beirut: Al Maktabah Islamī, 2012),10:123

[41] ابو عبد اللہ محمد بن ادریس شافعی، الام (قاہرہ: دار الوفا للطبع و النشر و التوزیع، 2001ء)، 7:320؛ ابو عبد اللہ محمد ابن حسن بن فرقد شیبانی، **الحجتہ** (بیروت: عالم الکتب، س۔ن)، 4:349۔

Abū Abdullah Muhammad bin Idris, Al-Shāfī ‹Imam, *Al'aam*, *(*Cairo*:* Dār Al-Wafā, Latba'a wa al-Nashar wa al-Tuzīh,, 1422 AH / 2001),7:320 ; Abū Abdullah Muhammad ibn Hasan ibn Farqad, Shaībanī ,Imām, *Al Hujata* 'a*lā ah'laal, (Madina,* ālam al-Kitāb Beirut, nd),4:249

حقوق دیے ہیں جو کسی بھی مذہب نے نہیں دیے ہیں۔ حضور ﷺ اور خلفائے راشدینؓ کے اَدوار میں انسانی جان کی حرمت اور غیر مسلموں سے معاہدات، دستاویزات اور اعلانات سے اُن کے حقوق کے بارے میں مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں۔

1. ریاست انہیں انتظامی اُمور کے عہدے، جس قدر وہ اہلیت و استحقاق رکھیں، تفویض کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ انتظامی امور میں مشورہ کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔
2. مکالمہ کسی بھی معاشرے میں باہمی ہم آہنگی کے لئے ضروری ہے لہذا اقلیتوں کے ساتھ ایک قابل عمل مکالمے کی ضرورت ہے۔
3. اقلیتوں کے معاشی، سماجی اور ثقافتی امتیاز کا سدباب کیا جانا ضروری ہے کیونکہ اقلیتوں میں اعتماد اور تحفظ کا احساس پیدا کیے بغیر کوئی بھی حکومت کامیاب نہیں ہو سکتی۔
4. غیر مسلموں کے حقوق اور مواقع کے حوالے سے موجود تمام تر مذہبی امتیاز کا مکمل خاتمہ جمہوریت اور مذہبی یگانگت پر مبنی معاشرہ کے قیام کے لیے ضروری ہے۔
5. اسلامی ریاست میں اقلیتوں کے ذمے جو فرائض ہیں انہیں پورا کرنا بھی ضروری ہے۔
6. سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کی سطح پر ایسا نصاب لاگو کرنے کی ضرورت ہے جس سے مذہبی اور سماجی ہم آہنگی قائم ہو۔

سفارشات

اسلام میں انسانی جان کی حرمت اور غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ ایک اہم موضوع رہا ہے اور اس کے بارے میں اسلامی ہدایات بالکل واضح ہیں۔ ذیل میں انسانی جان کی حرمت اور غیر مسلموں کے حقوق کے سلسلے میں مندرجہ ذیل سفارشات پیش خدمت ہیں۔

1. ملازمتوں میں اقلیتوں کا جو کوٹہ مختص ہے حکومت کو چاہئے کہ اس پر عمل درآمد کو یقینی بنائے۔
2. ملک میں پرامن امدا باہمی کے فضا کو قائم کرنے کے لئے حکومت کو چاہئے کہ اقلیتوں اور علمائے کرام کے درمیان ایک قابل عمل مکالمے کا آغاز کرے تاکہ بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ حاصل ہو۔

3. اقلیتوں کو ان کے بنیادی حقوق دلوانے میں حکومت کو ٹھوس بنیادوں پر کام کرنا چاہئے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ اقلیتوں کے ان حقوق پر عمل درآمد کو یقینی بنائے جو اسلام اور آئین پاکستان میں انہیں حاصل ہیں۔اس کے علاوہ عوام میں اقلیتوں کے حقوق کے بارے میں آگاہی مہم چلانی چاہیے۔
4. سوشل اور الیکٹرانک میڈیا پر اقلیتوں کے خلاف پروپیگنڈے کے روک تھام کے لئے حکومت کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔
5. غیر مسلموں کو ان امور سے بچنا چاہئے، جن میں شعائر اسلام، رسول اللہ ؐ کی ذات یا قرآن حکیم کی توہین کا پہلو نکلتا ہو اور حکومت کو ایسے مواد پر پابندی لگانی چاہئے جس سے مسلمانوں میں اقلیتوں کے خلاف اشتعال پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔
6. حکومت کی پالیسی اور پروگرام اقلیتوں کے بارے منصفانہ اور مناسب ہونے چاہئے۔اس سلسلے میں حکومت کو قانون سازی کرنی چاہئے۔
7. پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کو غیر مسلم اقلیتوں کے حقوق اور ان کی ترقی کے لئے مثبت کردار ادا کرنا چاہئے۔
8. حکومت کو چاہئے کہ تمام ذرائع ابلاغ کو اقلیتوں کے خلاف منافرت کے رجحان سے پاک کرے اور انہیں ذرائع ابلاغ میں یکساں مواقع فراہم کئے جائیں۔
9. ملک کے بیشتر یونیورسٹیوں کے نصاب میں اقلیتوں کے حقوق سے متعلق مواد موجود ہے۔البتہ جن یونیورسٹیوں یا سکول و کالج کی سطح پر اس بارے میں ابھی تک کام نہیں ہوا ہے وہاں کے نصاب میں اقلیتوں کے حقوق سے متعلق مواد کو شامل کیا جانا چاہئے۔

Bibliography

Abī Shībah,Abdūllah bin Muhammad bin Ibrāhīm,,Mussanaf,abī Abī Shībah,Al Farūq Al -Hadīth Latab'a wa al -Nashr,1428 AH/2008

Abū Dā'ūd, Sulaīmān bin al-Ash'ath, Sunan Abū Dā'ūd, Beirut: Dār Alfīkar, 1994.

Abū Yūsaf, Ya'qūb. Ibrāhīm, *Kitāb-al-Kharāj*, Cairo: Al Matb'tal Salfīyah wa Makrtabata, 1382A.H.

Al-Bayhaqī, Abū Bakar Ahmad bin Hūssaīn, *Al-Sunan al-Kabīr*, Al Makkah al Mukarma, Maktaba Dār Al-Bāz, 1414AH.

Al-Bukhārī, Muhammad bin. Ismā'īl, *Sahīh Al Bukhārī*, Riyādh: Darussalām.2000.

Al-Ghazalī, Muhammad, *Haqūq ul Insān bain al taleem alIslām wa Ailān Alamūm al Mutahida*, Cairo: Dār Nahdhta, 1987.

Al-Hindī, ‘Al’ad-Dīn Ali bin Hasām-ud-Din, al-Mūttaqī, *Kanzūl Aamāl fi Sunan al Aqwāl wa Alafāl*, Beirut: Moassata Alsalāta, 1405 AH / 1985.

Al-Marzūquī, Ibrāhīm, Abdullah ,*Human rights in Islamic Law*, Collingdale, USA, Diane Publishing Co, 2000.

Al-Qādrī, Muhammad Tāhīr, Al-*Haqūq alInsanīyat fīl Islam*, Lahore: Minhāj-ul-Qurān publications, 2004.

Al-Sanāni ،Abū Bakar Abdul Razzāq bin Hammām, *Al Mussanaf*, Beirut: Al Maktabah Islamī, 2012.

Al-Shāfī, Abū Abdullah Muhammad bin Idris, Imam, *Al’aam,* Dār Al-Wafā, Latba’a wa al-Nashar wa al-Tuzīh, Cairo, 1422 AH / 2001.

Al-Shātibī, Ibrāhīm bin Musā *Al-Mawafqāt*, Makkah: Dār Ibn ‘Affān, 1417 AH.

https://iri.aiou.edu.pk/indexing/wp-content/uploads/2016/07/08-Right-of-non-muslims.pdf، accessed on 31 July, 2020.

Ibn al-Āthīr, Ali bin Muhammad, *Asad al-Ghāba fi ma’arfa al Shaba*, Beirut: Dār Ibn Hazm, nd.

Ibn Hajar al-Asqalānī, Ahmad bin Ali bin Muhammad bin Ali, *Fath al-Barī Sharh Sahīih al-Bukhaārī*, Beirut: Dār al-Ma'rīfah, 1998.

Ibn Hajar al-Asqalānī, Ahmad bin Ali bin Muhammad bin Ali, Al-Darāyata fī Takhrīj Ahādith al Hīdayata, Beirut: Dār al-Ma'rīfah, nd.

Ibn Khathīr, abu al Fidā’ Ismā‘īl bin ‘Umar, Tafsīr al Qur’ān al‘ Azim, Beirut: Dār al-Elmīā, 1419 A.H.

Al-Nāsaī, Ahmad bin Shua’yb, *Al-Sunan*, Beirut: Dārul Kūtub Al Elmīā, 1995.

Ibn Mājah, Muhammad bin Yazīd, al-Qazvīnī, *Al-Sunan*, Kitāb al-Tajjārat, nd.

Ibn Sa‘ad, Muhammad, *Tabaqāt Al-Kūbrā*, Translator: Allama Abdullah Al-Aamadī, Karachi: Nafees Acadamy, 1389A.H.

Maudūdī, Syed Abu’l ‘Ala, *Islamī Riāsat* , Lahore: Islamic publications, 2000.

Maudūdī, Syed Abu’l ‘Ala, *Islamī Hukū*mat main Ahl Dmmāh kay Haqūq ,(Lahore: Tarjūmān ul Qur’ān, 1994

Muslim bin Hajjāj, al-Qushayrī, *Sahīh Al-Muslim*, Kitāb Albir wa Salah wal Ādāb, Karachi: Maktaba Al Būshra, 2011.

No’māni ،Shīiblī, Allama, *Al-Farūq*, Karachi: Dār- al Asha‘at, 1991.

Shaībanī ،Abū Abdullah Muhammad ibn Hasan ibn Farqad,Imām, *Al Hujata* ‘alā *ah’laal Madina*, ālam al-Kitāb Beirut, nd

Tābārī, Muhammad bin Jarīr ibn Yāzīd, *Tarākh al-Tābāri Tarīkh al-Rasal wa al-Mulūk*, Dār al-Mā'arif, 1387 AH / 1967.

Tayyib, M. M & Ghaurī, I.R, *Islamī Rīyasat main Ghair Muslemū ka Haq e Ebādat*, Al-Qalam, vol: 17: issue: 1, June, 2012.https://iri.aiou.edu.pk/indexing/wp-content/uploads/2016/06/14-islami-riyasat.pdf, accessed on 2 May, 2020.

Tibrānī, Sulaīmān bin Muhammad, *Al-Mu'jam al-Awsāt*, Madina Al -Munawara: Maktaba Al-Dār, 1995.

Tirmīdhī, Muhammad bin Musā, *Jami'at-Tirmidh*ī, Egypt: Shīrkat Maktaba wa Matba'tu Mūstafā al Bābi al Halibī, 1395A.H.

Watt, Montgomery W, *Islamic Political Thought: The Basic Concepts*, Edinburg University press, London, 1968.https://www.un.org/en/universal-declaration-human-rights/ accessed on 22 June, 2020.

www.iri.aiou.edu.pk

www.islamweb.net

www.noor-book.com

www.sunnah.com

Zafar, A.R, T, Maimuna, Islami Rīyasat main Ghair Muslemū kay Haqūq, Al-Adwa, vol: 28, Issue: 40, 2013 https://iri.aiou.edu.pk/indexing/?cat=4254&paged=2, accessed on 31 July, 2020.